رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مثالی خاوند

مولانا ندیم شہباز صاحب

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دین اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے' جہاں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی کے مختلف پہلوؤں کی اصلاح فرمائی اور خود اپنا عمل بطور نمونہ لوگوں کے سامنے رکھا۔ وہاں باوجود کثیر المشاغل ہونے کے اصلاح معاشرت اور ازواج مطہرات سے حسن سلوک میں ہمارے لئے ایسا نمونہ بے مثال قائم فرمایا کہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتی ہے۔

آنحضرت علیہ السلام نے اپنی ازواج سے اپنا حسن سلوک بیان کرتے ہوئے خود فرمایا:

خیر کم خیر کم لاهله وانا خیر کم لاهلی۔

سب لوگوں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔

نیز ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کروں اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھوں اور جو رحمتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرمائی ہیں ان سے ایک رحمت یہ ہے کہ میرے دل میں اپنی بیویوں سے محبت پیدا فرمادی ہے۔

سب سے خوش نصیب بیوی اسے تصور کیا جا سکتا ہے جو خاوند کی توجہ کا مرکز رہے اور اس کی طرف سے عدم تحفظ کا شکار نہ ہو۔

حضور ﷺ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود روزانہ بعد نماز عصر ہر بیوی کے پاس اس کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کی ضروریات معلوم فرماتے اور بعد نماز مغرب سب سے ایک ملاقات فرماتے اور شب کو مساویانہ طور پر نوبت بہ نوبت ہر ایک کے گھر شب میں استراحت فرماتے تھے اور باوجود کم مائیگی کے کوشش فرماتے اپنی ازواج مطہرات کے گھروں کو سامان خورد و نوش ارسال کیا جائے، فتح خیبر کے بعد تو آپ نے ہر ایک بیوی کے لئے 80 وسق کھجور اور 20 وسق جو مقرر فرما دیئے تھے دودھ کے لئے ہر ایک بیوی کو ایک ایک اونٹنی ملا کرتی تھی لیکن اکثر بیویاں زیادہ تر سامان یتیموں اور بیوگان میں تقسیم فرما دیتیں۔

> ایک مسلمان میاں بیوی کی زندگی کا اہم پہلو چاردیواری کے اندر اسلامی روح کو بیدار رکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ گھریلو زندگی لادینی ماحول کا شکار ہو جائے اور اللہ کی رحمت روٹھ جائے اس سلسلہ میں بھی شوہر کو گاہے بگاہے اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے تاکہ یہ زہر قاتل کسی راستے سے اس کے آنگن میں ڈیرے نہ ڈال لے۔

اسی طرح ایک اچھے اور مثالی شوہر کی بہت بڑی خوبی ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی دلداری کا لحاظ رکھے اس سلسلہ میں آنحضرت علیہ السلام کی بطور شوہر تاریخ عالم میں مثال نہیں ملتی۔ ایک دفعہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ ملنے کے لئے آئے۔ دونوں بہن بھائی کا آپس میں بہت پیار تھا۔ آنحضرت علیہ السلام نے ام حبیبہ سے پوچھا! کیا معاویہ تمہیں بہت پیارا ہے۔ تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا مجھے بھی بہت پیارا ہے۔

قابل غور بات ہے کہ اس بیوی کا دل کتنا شاداں وفرحاں ہوا ہوگا۔

اور امام مسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی برتن سے منہ لگا کر پانی پیا جب وہ پانی پی چکیں تو آنحضرت ﷺ نے اس برتن کو اٹھایا اور اسی جگہ سے منہ لگا کر پانی پیا جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیا تھا۔ اب ایسی باتیں تاثرات طبعی کو سمجھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ زوجین کے تعلقات پر کس قدر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔

مزید برآں آپ کی اپنی ازواج مطہرات سے الفت اور دلداری کے واقعات جمع کئے جائیں تو محسوس ہوگا کہ آپ علیہ السلام اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ کتنے خوش مزاج تھے اور ان کے جذبات و احساسات کا کس قدر احترام کرتے تھے اور شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ گھر کا سکون چاہتے ہو تو گھر والی کو خوش رکھو۔

ایک بار آنحضرت علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبشیوں کا وہ فوجی کرتب دکھایا جو مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ کے سامنے جنگی تربیت کے خیال سے کرایا گیا اور ایک دفعہ تو آپ علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دل لگی فرماتے ہوئے دوڑ کا مقابلہ بھی فرمایا۔

گھریلو سکون کے حوالے سے ایک بہت ہی اہم بات میاں بیوی کے درمیان چپقلش کا پیدا ہوتا ہے جس کو اگر وقت پر ختم نہ کیا جائے تو بدگمانیاں مستقل اس گھر میں ڈیرے ڈال کر سکون تباہ و برباد کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ اس لئے ایک دوراندیش خاوند کیلئے ضروری ہے کہ اول فرصت میں باہمی رنجش کو دور کرے اس لئے ایک کامیاب ترین اور دور اندیش خاوند آنحضرت علیہ السلام کے لئے آپ کی ازواج مطہرات کی طرف سے کوئی ناراضگی سامنے آتی تو فوراً اسے راضی کرنے کی کوشش فرماتے۔

ایک دفعہ نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حمیرا! جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو میں فوراً تمہارے غصے کو پہچان لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس مزاج شناسی پر تعجب اور خوشی سے پوچھتی ہیں اللہ کے رسولؐ ذرا مجھے بتایئے آپ کو کس طرح میری ناراضگی کا پتہ چل جاتا ہے تو آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو ''مجھے محمد رسول اللہ کے رب کی قسم'' اور جب کوئی وجہ ناراضگی ہو تو پھر یہ کہتی ہو ''مجھے ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم'' حضرت عائشہ صدیقہؓ مسکرادیں اور کہا واللہ! آپ نے خوب پہچانا۔

اور کتب سیر و تاریخ سے ہمیں دو یا تین واقعات ایسے ملتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام کو ناراضگی ازواج کا مسئلہ پیدا ہوا اور نہ ہی آپؐ اپنی بیویوں سے ناراض ہوتے الا یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے۔

تعداد ازواج میں ایک اہم مسئلہ بیویوں کے درمیان باہمی رقابت کا پیش آتا ہے۔ اگر خاوند باشعور نہ ہو تو بے سکونی تو کجا گھر آئے دن فتنہ وفساد کا مرکز بنا رہتا ہے اور رحمت دو عالم سے بڑھ کر کون زیادہ باشعور ہوش منداور معاملہ فہم ہوسکتا ہے جس نے بڑے بڑے پیچیدہ مسائل اشاروں میں حل فرما دیئے وہ ذات چاردیواری کو امن و سکون کا گہوارہ کس طرح بناتے ہیں ذرا غور فرمایئے:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت علیہ السلام حضرت عائشہؓ کے گھر میں چند صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ام سلمہؓ یا زینب بنت جحشؓ کی طرف سے ایک پیالہ میں کچھ کھانا بھیجا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوت کی یہ حرکت پسند نہ آئی اور ایسا ہاتھ مارا کہ پیالہ ٹوٹ گیا تو رحمۃ اللعالمین خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھانا اکٹھا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

كلوا غارت امكم۔

تم کھانا کھاؤ پس تمہاری ماں کو غیرت آ گئی۔ پھر فرمایا:

اناء كاناء و طعام كطعام۔

برتن کے عوض برتن کھانے کے عوض کھانا ہوگا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا پیالہ ام سلمہؓ یا زینبؓ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ علیہ السلام حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں وجہ پوچھی تو کہنے لگیں کہ مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے طعنہ دیا ہے اور یہودن کہا ہے تو آپ علیہ السلام نے بڑی شفقت اور مہربانی سے فرمایا یہ کوئی رونے والی بات ہے تم نے کیوں نہ یہ جواب دیا کہ میرا باپ ہارون، چچا موسیٰ علیہما السلام اور خاوند محمد رسول اللہ

ﷺ ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا دل باغ باغ ہو گیا بعدازاں حضرت حفصہ کو بھی آپ نے نرمی سے آئندہ ایسا کہنے سے منع فرمادیا۔

قابل غور بات ہے کہ اگرچہ سوتن کی عداوت ایک مشہور امر ہے مگر حضور اکرم علیہ السلام نے اپنے حسن سلوک اور پاک تعلیم سے اس عداوت و رقابت کو محبت والفت میں تبدیل فرمایا۔ یہاں تک ہر بیوی دوسری کو اپنے سے بہتر سمجھنے لگی۔ اگر تاریخ و سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو ماسوائے چند واقعات کے کوئی ایسا واقعہ نہ ملے گا جس کی وجہ سے ازواج کے مابین چپقلش نے اس حد تک طول اختیار کیا ہو کہ جنگ آزمائی کی صورت نظر آئے۔

ایک مسلمان میاں بیوی کی زندگی کا اہم پہلو چار دیواری کے اندر اسلامی روح کو بیدار رکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ گھریلو زندگی لادینی ماحول کا شکار ہو جائے اور اللہ کی رحمت روٹھ جائے اس سلسلہ میں بھی شوہر کو گاہے بگاہے اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے تاکہ یہ زہر قاتل کسی راستے سے اس کے آنگن میں ڈیرے نہ ڈال لے۔

ایک بے مثال شوہر ہونے کی حیثیت سے رسول رحمت علیہ السلام نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو نہ صرف مکمل دیندار بنایا بلکہ شوق عبادت بھی پیدا فرمایا:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت علیہ السلام نیند سے بیدار ہوئے فرمایا:

سبحان الله ماذا انزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات يا رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة۔ (بخاری)

سبحان اللہ دیکھو آج کی رات کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں کوئی ہے جو حجرہ والیوں کو جگائے بعض دنیا میں لباس پہننے والیاں قیامت کے دن بے لباس ہوں گی۔

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لم يكن النبي ﷺ اذا بقي من رمضان عشرة ايام يدع احدا من اهله يطيق القيام الا اقامه۔ (ترمذی)

نبی علیہ السلام جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا تو اپنے اہل خانہ سے جو بھی قیام کی طاقت رکھتے ان کو ضرور قیام کرواتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا دخل العشر شد ميزره واحيا ليله و ايقظ اهله۔ (بخاری)

کہ جب رمضان مبارک کا آخری عشرہ آ جاتا تو تہبند باندھ لیتے (عبادت کے لئے تیار ہو جاتے) خود بھی اور اپنے اہل خانہ کو بھی شب بیداری کرواتے۔

اسی طرح اگر آپ نے اعتکاف فرمایا تو ازواج نے بھی اعتکاف کیا بلکہ آپ کی زندگی کے بعد بھی اس تسلسل کو جاری رکھا۔

اور یوں کہہ دیا جائے تو بجا ہوگا کہ ایک اکمل ترین ماہر نفسیات شوہر نے اپنی ازواج کے سامنے ایسی عابدانہ زندگی اختیار کی کہ تمام حجرات پیغمبر قیام اللیل سے مانوس نظر آتے ہیں اور صدقہ وخیرات کا وہ انداز اپنایا کہ ازواج کے دل سے دنیا کی وقعت مفقود ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجتے ہیں تو سب کے سب راہ للہ خرچ کر دیئے اور اس روز آپ روزہ سے تھیں۔ افطار کے وقت احساس ہوا کہ اپنے لئے تو افطاری کیلئے بھی کچھ نہیں ہے۔

اور اللہ کی کلام اتنی تلاوت فرمائی کہ ایک رکعت میں سورۃ بقرہ، آل عمران اور نساء بھی پڑھ دیتے اور اس طرح ازواج مطہرات نے بھی تلاوت قرآن کو شغل بنائے رکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض اوقات ساری رات قرآن حکیم کی تلاوت میں مصروف رہتیں۔

اگر آپ کی ازواج مطہرات کی عبادت روزہ نماز خیرات اور دیگر فضائل کا ذکر کیا جائے تو آپ علیہ السلام ایک مثالی شوہر کا ان میں پرتو نظر آتا ہے جس کیلئے الگ سلسلہ تحریر درکار ہوگا۔

غرضیکہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے ساتھ محبت والفت و دلداری، ادائے حقوق، وفاداری، تعلیم و تربیت و تادیب، اصلاح، عدل و انصاف کا وہ کامل نمونہ پیش کیا کہ جب تک نسل انسانی کا وجود ہے تب تک وہ تمام شوہروں کے لئے مینارہ نور رہے گا۔